السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ ا کے فضل وکرم سے صاحب مال وجائیدادہیں اورہر سال ا کی توفیق سے زکوٰۃ بھی اداکررہے ہیں ۔ جب سے جہاد شروع ہوا ہے ۔ ہم لوگ اپنی زکوٰۃ جہاد فنڈمیںہی جمع کرادیتے ہیں ۔ اب ایک دوست نے توجہ دلائی ہے کہ ''زکوٰۃ'' توخالصتاً ا کا مال ہے اورجو آدمی مسلمان ہونے کے باوجوداداکرنے سے انکارکرے اس کے خلاف توخودجہادکرنا فرض ہے ۔ اوریہی اسوہٴ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ ہے ۔ زکوٰۃ کواسی طورطریقہ پرخرچ کرنا چاہیے جس طریقہ سے ا نے ترتیب مقررکی ہے اورنبی ﷺ نے اپنی زندگی میں عمل کیا ہے جس طرح زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے ۔ اسی طرح جہاد بھی اسلام کا دوسرارکن ہے ۔ دونوں کے احکامات ا نے الگ الگ ارشاد فرمائیں ہیں ؟ اس دوست کا نقطہٴ نظر بھی آپ کے ملاحظہ کےلیے روانہ کیا جارہا ہے ۔

اب ہمیں مندرہ ذیل اشکال ہیں ۔

۔ کیا زکوٰۃ مجاہدین پر خرچ کی جاسکتی ہے ؟ ۱

۔ مجاہدین اورمقامی مدرسہ کے طلباء میں سے کس کوترجیح دی جائے ؟ ۲

(۔ کیا مجاہدین کوزکوٰۃ دے دینے کے بعد ہم جہاد بالمال کے فرض سے سبکدوش ہوجائیں گے ؟ (ڈاکٹر سید شہزاد علی،بخاری،بخاریز ہسپتال ابوظہبی روڈ۔ رحیم یاخان) (۱۲ اگست ۱۹۹۷ء ۳

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ مجاہدین فی سبیل ا پر زکوٰۃ صرف ہوسکتی ہے ۔ کیونکہ مصارفِ زکوٰۃ میں یہ شامل ہیں ۔ ۱

: ۔ زکوٰۃ کے سلسلہ میں مقامی غرباء ومساکین اورغریب طلبہٴ مدرسہ مقدم ہیں ۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا ۲

(تُؤخَذُ مِن أَغنِیَا ئِہِم وَتُرَدُّ عَلَی فُقَرَائِہِم ۔ ' (صحیح البخاری کتاب الزکاۃ ،بَابُ وُجُوبِ الزَّکَاۃِ، رقم: ۱۳۹۵ '

''مقامی مالداروں سے زکوٰۃ وصول کی جائے اورانھی فقراء میں تقسیم کی جائے ۔ ''

ان کی ضروریات سے زائدجہاد فنڈمیں جمع کرادی جائے ۔

۔ مجاہدین کوزکوٰۃ دینے سے آپ جہاد میں شریکِ کار سمجھے جائیں گے ۔ ۳

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:333

محدث فتویٰ